20958 ـ بھوك یا ہوا برداشت کر کے نماز ادا کرنا

سوال

کیا وضوء قائم رکھنے کے لیے دوران نماز یا نماز سے قبل ہوا روکنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دونوں اخبث چیزوں کو روک کر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (560).

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر رات کا کھانا لگ جائے اور انسان کو بھوک بھی لگی ہو تو کیا وہ پہلے کھانا کھا سکتا ہے چاہے نماز کا وقت بھی نکل جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کھا لگ جائے اور اس کا دل کھانے پینے والی اشیاء میں مشغول ہو جائے تو اس کے لیے نماز میں تاخیر کرنی جائز ہے چاہے وقت ہی نکل جائے.

لیکن اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ: کھانے حاضر ہونا اور لگ جانا نماز کو وقت سے تاخیر کرنا کوئی عذر شمار نہیں ہوتا، بلکہ عذر یہ ہو سکتا ہے کہ کھانے لگ جائے تو نماز ترک ہو سکتی ہے، یعنی اگر کھانا لگ چکا ہو اور اس کا دل کھانے کی طرف مشغول ہو جائے تو اس کے نماز باجماعت ترک کرنے کے لیے کھانا لگنا عذر ہوگا، اسے چاہیے کہ وہ پہلے کھانا کھائے اور پھر بعد میں مسجد جائے اگر تو اسے جماعت مل جائے تو ٹھیک وگرنہ اس پر کوئی حرج نہیں.

لیکن اسے یہ عادت ہی نہیں بنا لینی چاہیے کہ جب جماعت کا وقت ہو تو وہ کھانا کھانے لگ جائے؛ کیونکہ اس کا

معنی یہ ہو گا اس نے نماز باجماعت ترک کرنے کا مصمم ارادہ کیا ہوا ہے، لیکن اگر کبھی کبھار اچانك ایسا ہو جائے تو نماز باجماعت ترک کرنے میں معذور ہوگا، اور وہ سیر ہو کر کھانا کھائے اور پھر نماز ادا کرنے جائے، کیونکہ اگراس نے ایك یا دو لقمہ کھائے تو ہو سکتا ہے اس کا دل اور زیادہ کھانے کے ساتھ معلق ہو جائے.

بخلاف ایسے مضطر اور مجبور شخص کے جب وہ حرام کھانا پائے مثلا مردار تو کیا ہم اسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ کو مردار کے علاوں کچھ اور نہ ملے اور آپ کو ہلاك ہونے کا خدشہ ہو یا پھر ضرر و نقصان ہونے کا اندیشہ تو آپ سیر ہو کر پیٹ بھر کے کھا لیں ؟

یا یہ کہینگے کہ: ضرورت کے مطابق کھا لو ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اسے کہینگے: بقدر ضرورت کھاؤ، اس لیے اگر آپ کو دو لقمے کافی ہیں تو تیسرا لقمہ نہ کھائیں.

اور کیا کھانے کے ساتھ دوسری وہ اشیاء بھی ملحق کی جا سکتی ہیں جو انسان کے لیے تشویش کا باعث بنتی ہوں، مثلا پیشاب اور پاخانہ اور ہوا ؟

جواب:

جی ہاں اس کے ساتھ ملحق کی جائینگی، بلکہ صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کھانا حاضر ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دونوں خبیث چیزوں کو روک کر "

یعنی پیشاب اور پاخانہ روک کر اور ہوا بھی اسی طرح ہے.

تو قاعدہ یہ ہوا کہ:

ہر وہ چیز جو نماز میں انسان کے دل کو مشغول کر دے، اور اگر وہ مطلوب ہو اور دل اس کے ساتھ معلق ہو جائے، یا پھر ناپسندیدہ چیز ہو اور اس سے دل میں قلق اور پریشانی ہو تو نماز شروع کرنے سے قبل اس سے فارغ ہونا چاہیے.

اس سے ہم ایك فائدہ ملخص کرتے ہیں:

وہ یہ کہ نماز کی روح اور اس کا مغز دل حاضر ہونا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرنے

سے قبل ہر اس چیز کو زائل کرنے کا حکم دیا ہے جو نماز کے درمیان حائل ہوتی ہو.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (13) سوال نمبر (588).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اگر انسان اپنا پیشاب روك لے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضائے حاجت کے لیے گیا تو اس کی نماز باجماعت نکل جائیگی، تو کیا وہ پیشاب روك کر نماز ادا کر لے، یا کہ پہلے قضائے حاجت کرے چاہے نماز باجماعت نکل جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" وہ قضائے حاجت کر کے وضوء کرے چاہے نماز باجماعت نکل جائے؛ کیونکہ یہ عذر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کھانا حاضر ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، اور نہ ہی دو خبیث اور گندی چیزوں کو روك کر "

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (13) سوال نمبر (589).

واللہ اعلم .